# نقد و نظر

**تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے**

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | **ضعیف اور موضوع حدیث کا علمی وفنی جائزہ** |
| مصنف | : | ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ |
| مترجم | : | مولانا محمد طفیل احمد مصباحی |
| صفحات | : | (۶۴) سن اشاعت: ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء |
| ناشر | : | الہادی پبلی کیشنز، مومن پور روڈ، خضر پور، کولکاتا |
| مبصر | : | محمد ساجد رضا مصباحی |

ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ (۱۳۰۳ھ - ۱۳۸۲ھ) مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ (۱۲۷۲ھ - ۱۳۴۰ھ) کے عزیز ترین تلمیذ اور جماعت اہل سنت کے جلیل القدر عالم دین تھے، مختلف علوم وفنون میں گہری بصیرت نے آپ کو مرجع عوام وخواص بنا دیا تھا، آپ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک علوم وفنون کی ترویج واشاعت اور دین حق کی تائید وحمایت میں مصروف رہے۔ جامعہ منظر اسلام بریلی شریف، مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ، مدرسہ بحر العلوم کٹیہار جیسے اہم اداروں کے مسند تدریس پر جلوہ افراز ہو کر ہزاروں تشنگان علوم وفنون کو اپنے بحر علم سے سیراب فرمایا۔ دعوت وتبلیغ، وعظ و نصیحت اور رد و مناظرہ جیسی اہم ترین مصروفیات کے باوجود آپ کے زر نگار قلم سے ۷۰/ سے زائد علمی وفنی تصانیف بھی معرض وجود میں آئیں۔ آپ کی تصنیفات میں ایک شاہ کار تصنیف ''الجامع الرضوی'' بھی ہے جو ''صحیح البہاری'' کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔ ملک العلما نے اپنی اس گراں قدر تصنیف میں فقہی ابواب کے مطابق احناف کی مستدل احادیث کو جمع فرمایا ہے۔ ''صحیح البہاری'' فقہ حنفی کی مستدل احادیث پر مشتمل اپنی نوعیت کی منفرد اور واحد کتاب ہے۔

ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان نے ''صحیح البہاری'' کے لیے ایک وقیع اور جامع مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے جس میں احادیث نبویہ کے مراتب و احکام، ضعیف احادیث کے مختلف درجات، موضوع حدیث کی تعریف وتحقیق، ضعیف اور موضوع حدیث میں فرق اور احادیث کی مختلف اقسام سے ثابت ہونے والے احکام پر نہایت عالمانہ اور محققانہ گفتگو کی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب اسی گراں قدر علمی وفنی مقدمے کا سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ ہے، مترجم ہیں مولانا طفیل احمد مصباحی جو خیر سے اب ماہ نامہ اشرفیہ کے سب ایڈیٹر بھی ہیں۔ زمانۂ طالب علمی میں مولانا موصوف کا شمار الجامعۃ الاشرفیہ کے باذوق، حساس اور محنتی طلبہ میں ہوتا تھا۔ طالب علمی کے زمانے ہی میں متعدد بار تحریری انعامی مقابلوں میں اول انعام اور ایوارڈ سے بھی نوازے جا چکے ہیں۔ تحقیق و مطالعہ اور تحریر و قلم کے شوق نے ہی انھیں اس اہم کام پر آمادہ کیا۔ ترجمے کا کام مستقل لکھنے سے زیادہ مشکل ہوا کرتا ہے، کیوں کہ ترجمہ کسی لفظ کا صرف لغوی معنی بتا دینے کا نام نہیں بلکہ ایک زبان کے مواقع اطلاقات، محاورات، استعارات اور تشبیہات پر گہری نظر رکھتے ہوئے اس کا صحیح مفہوم متعین کر کے پوری دیانت داری کے ساتھ دوسری زبان میں منتقل کر دینے کا نام ہے۔ اس لیے ترجمے کا حق وہی شخص ادا کر سکتا ہے جو دونوں زبانوں کے رموز واسرار سے بخوبی واقفیت رکھتا ہو اور ذوق لطیف کا بھی حامل ہو۔ مولانا طفیل احمد مصباحی کے اس ترجمے کے مطالعے کے بعد میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ مولانا موصوف نے ترجمے کا حق ادا کر دیا ہے۔

ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ کا یہ مقدمہ ۲۳/ افادات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے یہ مقدمہ حدیث کی امہات کتب کے حوالوں کی روشنی میں لکھا ہے مگر اس کا خاص ماخذ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے وہ علمی افادات ہیں جنھیں مصنف نے ''الافادات الرضویہ'' کے نام سے مرتب فرمایا تھا، جیسا کہ خود ہی مقدمے کے اخیر میں اس حقیقت کا اعتراف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''وھذا نھر اصغر من البحر الاکبر من بحار علوم سیدی و شیخی (الامام احمد رضا البریلوی قدس سرہ) نفعنا ببرکاتہ فی الدنیا والآخرۃ۔'' (مقدمۂ صحیح البہاری، ص: ۲۶)

علامہ بہاری نے اپنے اس مقدمے کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، پہلے حصے میں حدیث ضعیف کو موضوع سخن بنایا ہے، جب کہ دوسرے حصے میں موضوع حدیث اور اس کے متعلقات پر تحقیق کے

جوہر لٹائے ہیں۔ مقدمے کے ابتدائی صفحات میں کتبِ حدیث کے اقسام، احادیث کے مراتب اور مراسیل کے قبول میں صحابہ و تابعین کے مسلک پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

ضعیف احادیث باتفاقِ جمہور بابِ فضائل میں مقبول و معتبر ہیں، امام اجل شیخ العلما والعارفین سیدی ابو طالب محمد علی بن مکی قدس سرہ اپنی کتاب "قوت القلوب فی معاملة المحبوب" میں فرماتے ہیں:

"الاحادیث فی فضائل الاعمال و تفضیل الاصحاب متقبلة محتملة علی کل حال مقاطیعها و مراسیلها لا تعارض ولا ترد کذٰلک کان السلف یفعلون ."

(بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ج:۲، ص:۴۰۷)

یعنی فضائلِ اعمال اور تفضیلِ صحابۂ کرام میں حدیثیں کیسی ہی ہوں ہر حال میں مقبول ہیں، مقطوع ہوں خواہ مرسل، نہ ان کی مخالفت کی جائے نہ انھیں رد کریں۔ ائمۂ سلف کا یہی طریقہ تھا۔

لیکن ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اکابرینِ امت کی مخالفت اور ضد و عناد میں ہر بات میں صحیح حدیث ہی ضروری سمجھتے ہیں، ان کے یہاں فضائل و معجزات کے لیے بھی صحیح حدیث کا ہونا ضروری ہے۔

ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے اس مقدمے میں ناقابلِ تردید دلائل، معتمد علما کے اقوال اور اصولِ حدیث کی مستند کتابوں کی عبارتوں کی روشنی میں واضح فرمایا ہے کہ بابِ فضائل میں ضعیف احادیث ہی کافی ہیں، انھوں نے اپنے اس موقف پر متعدد عقلی دلائل بھی پیش فرمائے ہیں۔ ضعیف احادیث کے تعلق سے ان کی یہ تحقیق بھی لائقِ تحسین ہے کہ کشف و تجربہ سے بھی حدیثِ ضعیف، قوی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اہلِ علم کا عمل بھی حدیثِ ضعیف کو قوت پہنچاتا ہے۔

حدیث کی عدم صحت اور موضوعیت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کسی حدیث کے صحیح نہ ہونے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ موضوع و باطل ہے۔ لیکن بعض نام نہاد محققین اپنی علمی سطحیت کے سبب غیر صحیح احادیث کو موضوعات کے خانے میں رکھ کر اپنے عقائد و نظریات کی عمارت کھڑی کرتے ہیں، جیسا کہ سیرۃ النبی کے مؤلفین شبلی نعمانی اور سلیمان ندوی کی گل افشانیوں کا مطالعہ کر کے اس کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ملک العلما علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے اس مقدمے میں نہایت مستحکم دلائل سے یہ ثابت فرمایا ہے کہ حدیث کا صحیح نہ ہونا اس کے موضوع ہونے کو مستلزم نہیں۔ آپ نے علم و تحقیق کی روشنی میں اس بات کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ حدیث منقطع، مضطرب، منکر، متروک اور مبہم کو موضوع کہنا غلط اور قوانینِ اصولِ حدیث کی صریح خلاف ورزی ہے۔

ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ کا یہ پورا مقدمہ اسی طرح کے متعدد بیش بہا علمی مباحث پر مشتمل ہے۔ انھوں نے مختصر عبارتوں کے اندر مفاہیم و معانی کے بیش بہا خزانے سمو دیے ہیں۔ فاضل مترجم نے حسبِ ضرورت متعدد مقامات پر حواشی بھی لگا دیے ہیں اور ضروری اصطلاحات کی تعریف و تشریح بھی کر دی ہے جس کی وجہ سے استفادہ بہت حد تک آسان ہو گیا ہے۔

کتاب کے شروع میں عرضِ مترجم کے علاوہ الجامعۃ الاشرفیہ کے شیخ الحدیث محدث جلیل حضرت علامہ عبد الشکور مصباحی دام ظلہ العالی حضرت مولانا عبد المبین نعمانی مصباحی اور نازشِ لوح و قلم حضرت مولانا مبارک حسین مصباحی کے دعائیہ کلمات بھی شامل ہیں۔ ان جلیل القدر شخصیتوں کے تاثرات نے اس ترجمے کو سند اعتبار فراہم کرنے کے ساتھ اس کی اہمیت و افادیت میں بھی چار چاند لگا دیے ہیں۔

کتاب کی طباعت، کتابت، کاغذ اور گیٹ اپ میں خوش سلیقگی صاف جھلکتی ہے۔ رموز او قاف مثلاً کوما، فل اسٹاپ، کولن، سیمی کولن اور ڈیش وغیرہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر کمپوزنگ کی غلطیاں ضرور در آئی ہیں لیکن اتنی ساری خوبیوں کے ساتھ انھیں برداشت کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اہلِ علم و بصیرت اس ترجمے کو استحسان کی نظر سے دیکھیں گے اور مولانا طفیل احمد مصباحی آئندہ بھی اپنے رشحاتِ قلم سے قارئین کو مستفید فرماتے رہیں گے۔

☆☆☆


**ماہنامہ اشرفیہ حاصل کریں**

**پرتاپ گڑھ میں**

مخدومِ ملت لائبریری،

سیف آباد

پرتاپ گڑھ (یو.پی.) 230138